قبولیت اعمال کی شرائط

فاروق الرحمٰن یزدانی
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

الحمدلله رب العالمین والصلوه والسلام علی سید المرسلین۔ امام بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ عاملة ناصبة تصلی نارا حامیه (الغاشیة:۴۔۳)

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ایک خاص مقصد کیلئے پیدا کیا ہے وہ مقصد ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت، فرمانبرداری، اور بندگی میں اپنی دنیا کی زندگی کو گزارنا۔ ارشاد ربانی ہے: وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (الذاریات:۵۶) مزید ارشاد ہوتا ہے: الذی خلق الموت والحیوة لیبلوکم ایکم احسن عملا وھو العزیز الغفور (الملک:۲) اس جہان میں کتنے وہ لوگ ہیں جو اس زندگی کے مقصد کو پورا کرتے ہوئے زندگی گزار رہے ہیں۔ یا گزارنے کی کوشش کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اکثریت ایسے لوگوں کی ہے۔ جو نہ تو اس مقصد کو سمجھتے ہیں نہ اسے کوئی اہمیت دیتے ہیں اور نہ ہی ان لوگوں کو اس کی فکر ہے۔ ان کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت فرمادیا تھا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجا تھا کہ: والذین کفروا وکذبوا بایاتنا اولئک اصحب النار هم فیها خالدون (البقره:۳۹) جن لوگوں نے میرے احکام (آیات) کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس مقصد کو پورا کرتے ہوئے زندگی گزار رہے ہیں ان کے بارے میں بھی خالق و مالک کا فرمان عالی موجود ہے: والذین آمنوا وعملوا الصلحت اولئک اصحب الجنة هم فیها خالدون (البقره:۸۲) جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے وہ جنتی ہیں اور اس جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور پھر کئی لوگ ایسے بھی ہیں جو اس مقصد کے مطابق زندگی گزارنا چاہتے ہیں اور اسکی وہ زندگی بھر عملا جدوجہد اور کوشش بھی کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ اپنی محنت وکوشش کی وجہ سے تھک جاتے ہیں مگر اللہ کریم فرماتے ہیں یہ لوگ زندگی کے مقصد کو پورا کرنے میں ناکام رہے ہیں اس لئے یہ جنت کی نعمتوں کے حقدار نہیں ہو سکتے اور جہنم جیسے رسوا کن عذاب سے بچ نہیں سکتے (اعاذنا اللہ منہ)

> **اللہ رب العزت نے ہر عمل کی کچھ حدود و قیود اور شرائط مقرر کی ہیں اگر ان حدود کے اندر رہ کر ان شرائط کے مطابق وہ عمل، کام کیا جائیگا تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوگا اور اگر ان حدود وشرائط کا خیال اور پرواہ نہیں کی جائیگی تو وہ عمل قطعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا شرف حاصل نہیں کر سکے گا**

عزیز قارئین اس نشست میں ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ یہ کون لوگ ہیں اور ان کی محنت، کوشش اور جدوجہد کیوں رائیگاں، بیکار ہوگئی ہے؟ اس سلسلے میں یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ اللہ رب العزت نے ہر عمل کی کچھ حدود وقیود اور شرائط مقرر کی ہیں اگر ان حدود کے اندر رہ کر

ان شرائط کے مطابق وہ عمل، کام کیا جائیگا تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوگا اور اگر ان حدود و شرائط کا خیال اور پرواہ نہیں کی جائیگی تو وہ عمل قطعاً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کا شرف حاصل نہیں کر سکے گا۔ مثلاً یوں سمجھ لیجئے کہ بازار میں ایک سکہ یا نوٹ رائج ہے اس کا سائز، رنگ اور پھر اس پر حکومت کی تصدیقی مہر اور گورنر بنک دولت کے دستخط وغیرہ اس سکے یا نوٹ کی شرائط میں شامل ہیں اب اگر کوئی شخص اس سے بڑے سائز، زیادہ وزن یا اس سے زیادہ خوبصورت سکہ یا نوٹ لے جائے مگر وہ رائج الوقت سکہ کے معیار پر پورا نہ اترے اور حکومت کی شرائط کو پورا نہ کرتا ہو تو کوئی شخص بھی بازار میں اس کو لینے کیلئے تیار نہیں ہوگا۔ خواہ وہ بینک منیجر ہو۔ دوکاندار یا مزدور حتیٰ کہ ایک بھکاری بھی اس کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوگا۔ تو جو عمل اللہ تعالیٰ کی حدود و قیود اور شرائط پر پورا نہ اترتا ہو۔ عرش کا عظیم رب جل جلالہ اسے کیونکر قبول کرے گا۔ اس لئے آیئے سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود اور شرائط معلوم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعمال کی قبولیت کی شرائط کیا ہیں اور پھر ہم سب اپنے آپ کا جائزہ لیں کہ ہم جو عمل کر رہے ہیں کیا وہ ان شرائط کے مطابق ہیں یا نہیں؟ اگر تو وہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ شرائط کے مطابق ہیں تو ٹھیک بصورت دیگر ہمیں اپنی اصلاح کرنا ہوگی تا کہ ہماری محنت اکارت، ضائع نہ جائے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں اعمال کی قبولیت کیلئے تین شرطیں ہیں۔ (۱) عقیدہ صحیح ہو۔ (۲) عمل سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہو (۳) خلوص نیت ہو۔ اگر یہ تینوں چیزیں موجود ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ انسان کے عمل کو ضائع نہیں کریں گے بلکہ ضرور قبول فرمائیں گے کہ ارشاد ربانی ہے:

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔ اب ان تینوں شرائط کا تفصیلی تذکرہ کرتے ہیں۔

(۱) عقیدہ درست ہو

عقیدے کی درستگی سے مراد یہ ہے کہ عقیدہ خالص توحید والا ہو اس میں کفر اور شرک کی ملاوٹ نہ ہو کیونکہ کفار و مشرکین کے اعمال ضائع ہیں انہیں ان اعمال کا آخرت میں کوئی بدلہ نہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اولئک الذین کفروا بایات ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا ذالک جزآء ھم جھنم بما کفروا واتخذوا آیاتی ورسلی ھزوا۔ (الکھف:۱۰۶۔۱۰۵) اور شرک کی وجہ سے اعمال کی بربادی کا ذکر یوں فرمایا کہ قرآن کریم میں جلیل القدر اٹھارہ انبیاء و رسل علیہم السلام کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا: ومن آبائھم وذریاتھم واخوانھم واجتبیناھم وھدیناھم الیٰ صراط مستقیم۔ ذالک ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء من عبادہ ولو اشرکوا لحبط عنھم ما کانوا یعملون (الانعام:۸۸۔۸۷)

اور ان انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کچھ باپ اور کچھ کی اولاد اور کچھ کے بھائیوں کو بھی ہم نے چن لیا اور انہیں سیدھے راستے کی راہنمائی کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور یہ اتنے برگزیدہ پیغمبر و رسول بھی اگر شرک کرتے تو ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو ہادی کائنات سید الرسل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرتے ارشاد فرمایا: ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین (الزمر:۶۵) اے میرے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ آپ سے پہلے انبیاء کو بھی یہ وحی کی گئی تھی۔ (جیسا کہ گذشتہ سطور میں سورۃ الانعام کے حوالہ سے گزرا ہے) اور آپ کو بھی یہی وحی کی جاتی ہے کہ اگر آپ نے بھی شرک کیا تو آپ کے اعمال بھی ضائع ہو جائیں گے اور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

عزیز قارئین۔ اگر انبیاء کرام علیہم السلام جیسی مقتدر ہستیاں حتیٰ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جیسی عظیم ہستی سے بھی شرک کا ارتکاب ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو بھی ضائع و برباد کر دیتا تو اور کوئی کائنات میں کون ہے جو شرک بھی کرے اور پھر اپنے اعمال کی قبولیت کی امید بھی رکھے۔ جس انسان کے عقیدے میں کفر و شرک کی ملاوٹ ہوگی وہ بڑی سے بڑی نیکی بھی کرے تو اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائیں گے۔ مثلاً مساجد کی تعمیر بہت بڑا نیکی کا

عمل ہے حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من بنی للہ مسجداً صغیرا او کبیرا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ (ترمذی: ۱/۷۳۔ ابواب الصلوٰۃ) جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضاء کیلئے مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔ اور یہ اس مسجد کی تعمیر کا اجروثواب ہے جس میں ایک نماز ادا کرنے سے ایک نماز کا ثواب ملتا ہے۔ تو اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اگر عام مسجد کی تعمیر کا اتنا بڑا ثواب ہے تو بیت اللہ (خانہ کعبہ) کی تعمیر کرنے کا کتنا ثواب ہوگا کہ جس میں ایک نماز ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ ایک لاکھ نماز سے زیادہ ثواب عطا فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صلوٰۃ فی المسجد الحرام افضل من مائۃ الف فیما سواہ (ابن ماجہ: ۱۰۲، کتاب الصلوٰۃ) مکہ کے مشرکین نے اتنی بڑی نیکی کی کہ بیت اللہ خانہ کعبہ کو تعمیر کیا اور ان کی نیت میں اس قدر خلوص تھا کہ انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر میں حرام کمائی سے خرچ نہیں کریں گے چنانچہ جب فنڈ اکٹھا کیا گیا اور اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا تو اخراجات زیادہ مگر فنڈ کم تھا مگر ان لوگوں نے فیصلہ کیا کہ اس

اللہ تعالیٰ کے ہاں اعمال کی قبولیت کیلئے تین شرطیں ہیں۔ (۱) عقیدہ صحیح ہو۔ (۲) عمل سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہو (۳) خلوص نیت ہو۔ اگر یہ تینوں چیزیں موجود ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ انسان کے عمل کو ضائع نہیں کریں

حلال کمائی کے فنڈ سے جتنی تعمیر ہو سکتی ہے وہ کر لی جائے باقی چھوڑ دی جائے لیکن اس کی تعمیر میں حرام کمائی کا پیسہ خرچ نہیں کریں گے چنانچہ وہ جگہ آج بھی حطیم کے نام سے موجود ہے۔ اتنے خلوص کے ساتھ اتنا بڑا نیکی کا کام کیا مگر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شاہدین علی انفسہم بالکفر اولئک حبطت اعمالہم وفی النار ہم خالدون (التوبۃ:۱۷) کہ مشرکوں کو تو یہ حق ہی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مسجد میں تعمیر کریں جبکہ وہ کفر پر بھی قائم ہیں ان لوگوں کے اعمال (خواہ ان میں خانہ کعبہ کی تعمیر کا عمل بھی موجود کیوں نہ ہو) ضائع و برباد ہو گئے اور یہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

عزیز قارئین! غور فرمائیں کہ کتنا بڑا نیکی کا کام ہے نیت میں کس قدر خلوص ہے لیکن چونکہ عقیدہ خالص توحید والا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنا بڑا عمل بھی قبولیت حاصل نہ کر سکا۔

(۲) عمل سنت کے مطابق ہو

دوسری چیز جو اعمال کی قبولیت کیلئے شرط ہے وہ ہے کہ عمل کرنے والا جو بھی عمل کر رہا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہو اگر اس کا عمل رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق نہیں ہے تو خواہ وہ بظاہر کتنی بڑی نیکی والا عمل کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم (محمد:۳۳) اے ایمان والو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ سے بھی یہ ثابت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جاء ثلاثۃ رہط الی ازواج النبی ﷺ یسألون عن عبادۃ النبی ﷺ فلما اخبروا بہا کانہم تقالون فقالوا این نحن من النبی ﷺ وقد غفر اللہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فقال احدہم اما انا فاصلی اللیل ابدا وقال الآخر انا اصوم النہار ابدا ولا افطر وقال الآخر انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبی ﷺ الیہم فقال انتم الذین قلتم کذا وکذا اما انا واللہ انی لاخشاکم للہ واتقاکم لہ لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی (مشکوٰۃ: ۱/۲۷، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

تین آدمی رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ کے عبادت کے متعلق سوال کیا جب ان کو بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی کتنی عبادت کرتے ہیں تو انہوں نے خیال کیا کہ ہم تو بہت کم عبادت کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ باوجود اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں اتنی زیادہ عبادت کرتے ہیں لہٰذا ہمیں بھی زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہئے چنانچہ ایک آدمی کہنے لگا میں رات کو سونا نہیں بلکہ ساری نماز پڑھوں گا دوسرا کہنے لگا میں ہر روز روزہ رکھوں گا کبھی ناغہ نہیں کروں گا۔ تیسرا کہنے لگا کہ میں نے شادی نہیں کرنی تاکہ دنیاداری کے معاملات سے الگ تھلگ رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرسکوں۔ جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ ان کے پاس گئے اور پوچھا کہ کیا تم نے یہ باتیں کی ہیں انہوں نے اقرار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور پرہیزگار بھی ہوں لیکن روزہ رکھتا ہوں اور ناغہ بھی کرلیتا ہوں نماز پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں، شادی بھی میں نے کی ہوئی ہے تو کیا تم یہ کام مجھ سے زیادہ کر کے میرے سے زیادہ پرہیزگار بن جاؤ گے۔ یاد رکھو جو شخص بھی میری سنت سے منہ پھیرے گا وہ میرا امتی نہیں ہے۔

اس حدیث سے یہ بات کس قدر واضح ہے کہ نماز، روزہ جیسا نیکی کا عمل بھی اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت اور طریقے کے خلاف ہوگا تو وہ نہ صرف کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرف قبولیت نہیں حاصل کرسکے گا بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کا سبب بھی بنے گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان تین صحابہ سے فرمایا تھا: من رغب عن سنتی فلیس منی کہ جو میری سنت کی مخالفت کرے گا وہ میرا امتی نہیں ہے۔

آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم کہہ دیتے ہیں کہ وہ قرآن ہی پڑھ رہا ہے۔ وہ نماز تو پڑھتے ہیں خواہ جیسی بھی پڑھتے ہیں۔ یہ کام تو نیکی کا ہی ہے اسلئے کوئی جیسے بھی کرتا ہے اس کو کرنے دو۔

میرے بھائیو! جس صحابی رسول ﷺ نے ساری رات نماز کی حالت میں گزارنی تھی وہ نماز کا طریقہ وہی ہوتا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے پڑھ کر دکھائی اور پھر فرمایا: صلوا کما رانیتمونی اصلی (بخاری) نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ لیکن فرق صرف اتنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ساری رات نماز میں نہیں گزارتے تھے بلکہ آرام بھی فرماتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمادیا کہ اس قدر میری سنت اور طریقے کی مخالفت بھی تمہیں میری امت سے خارج کر دے گی۔ آج ہم نمازیں ادا کرتے ہیں ہمارا قیام، رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ، تشہد، کوئی ایک رکن بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق نہیں ہوتا اور پھر ہم سمجھتے ہیں کہ ہم یہ نیکی کا عمل کررہے ہیں تو یہ محض خوش فہمی ہے ورنہ اس کی حقیقت کوئی نہیں ہے۔ ایسے عمل کو نہ تو رسول اللہ ﷺ نے نیکی کہا ہے اور نہ ہی ایسا عمل کرنے والے شخص کی آپ ﷺ نے حوصلہ افزائی فرمائی کیونکہ ایسا عمل جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے اور سنت کے خلاف ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوگا۔

اس موقعہ پر ہمیں یہ بات بھی سمجھ لینی چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم اور طریقے کی تادیل کرنے کا یا اس میں اپنی عقل کو دخل دینے اور حالات کا بہانہ بنا کر ٹالنے کا کسی کو کوئی حق نہیں ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمادیا تو اسکو من وعن اس کی روح کے مطابق قبول کرے تو یہ اطاعت وفرمانبرداری ہوگی اور ایسی حالت میں کیا جانے والا عمل ہی نیکی کہلائے گا۔

(۳) اخلاص نیت

اگر کسی شخص کا عقیدہ درست ہے اس میں شرک وبدعت کی ملاوٹ بھی نہیں لیکن وہ شخص اگر کوئی عمل کرتا ہے تو اس میں اسکی نیت ارادہ اور مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں ہوتی بلکہ ریاکاری دکھلاوہ یا کوئی دنیاوی مقصد ہوتا ہے تو ایسے شخص کا عمل بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اجروثواب کا ذریعہ نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ عمل باطل اور بے کار ہے خواہ وہ کتنی بڑی نیکی والا عمل ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کے متعلق ارشاد فرمایا: اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله، والله يشهد ان المنافقين لكاذبون (المنافقون:۱) جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں

اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ آپ (واقعی) اس کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ (اس بات کی بھی) گواہی دیتے ہیں کہ بے شک منافق جھوٹ بولتے ہیں (کہ آپ کو نبی کہہ رہے ہیں حالانکہ وہ تو آپ کو نبی مانتے ہی نہیں)

عزیز قارئین: غور کیجئے کہ منافقین رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت کا اقرار کر رہے ہیں جو کہ بہت بڑا نیکی کا عمل ہے لیکن چونکہ ان کی نیت درست نہیں بلکہ محض دکھلاوے اور دنیاوی منفعت کیلئے یہ کہہ رہے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کا آپ کی نبوت ورسالت کا اقرار کرنا بھی قبول نہیں بلکہ یہ تو جھوٹے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اتخذوا ایمانھم جنة فصدوا عن سبیل اللہ انھم ساء ما کانوا یعملون (المنافقون:۲)

اسی طرح ان لوگوں کے بارے میں جو ریاکاری کرتے ہوئے صدقہ وخیرات کرتے ہیں ان کے متعلق ارشاد خداوندی ہے: یا ایھا الذین آمنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی کالذی ینفق مالہ رئاء الناس ولا یؤمن باللہ والیوم الآخر (البقرہ:۲۶۴) اے ایمان والو! اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو جیسا کہ اس شخص نے اپنا صدقہ وخیرات ضائع کر لیا ہے جو لوگوں کو دکھانے کیلئے صدقہ کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتا۔

خواندگان محترم! دیکھئے اس شخص کی اتنی بڑی نیکی صرف اس لئے ضائع وبیکار ہے کہ اس کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہیں بلکہ محض دکھلاوا ہے۔ حالانکہ صدقہ اتنی بڑی نیکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اتقوا النار ولو بشق تمرة۔ اگر تم کھجور کا ایک ٹکڑا بھی صدقہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم کی آگ سے بچالے گا لیکن اگر یہ نیکی بھی انسان خلوص نیت سے نہیں کرتا تو اسے یہ عمل کوئی فائدہ نہیں دے گا بلکہ ضائع وبیکار جائے گا۔

اس طرح ہجرت بہت بڑا نیکی والا عمل ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: الهجرة تهدم ما كان قبلها۔ کہ ہجرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پچھلے سارے گناہ معاف کر دیتے ہیں لیکن اگر یہی عمل خلوص نیت سے نہ کیا جائے تو اس کا ذرہ برابر ثواب حاصل نہیں ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: الاعمال بالنية ولكل امرئ ما نوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته لدنيا يصيبها او امرأة يتزوجها فهجرته الى ما هاجر اليه۔ (بخاری: ۱/۱۳، کتاب الایمان)

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے جو شخص جس چیز کی نیت کرے گا اسے وہی کچھ حاصل ہوگا اگر کسی نے ہجرت کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کیلئے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کیلئے ہی ہوگی کہ اس کو اجروثواب ملے گا۔ لیکن اگر کسی نے ہجرت کی دنیا حاصل کرنے کیلئے یا کسی عورت سے شادی کیلئے تو وہ دنیا تو حاصل کرے گا یا عورت سے شادی تو ہو جائے گی۔ مگر اسے اجروثواب نہیں ملے گا کیونکہ اس نے ہجرت ثواب حاصل کرنے کیلئے تو کی ہی نہیں تھی۔

اسی طرح مشہور حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کیا جائیگا۔ شہید، عالم/قاری قرآن، مالدار/سخی۔ جب شہید پیش کیا جائیگا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے جب وہ اقرار کرے گا کہ اللہ پاک واقعی یہ انعامات تو نے کئے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے ان نعمتوں میں کیا کیا تو وہ جواب دے گا اللہ پاک میں نے تیرے راستے میں جہاد کیا حتی کہ جان تک قربان کر دی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو جھوٹ

آج ہم نمازیں ادا کرتے ہیں ہمارا قیام، رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ، تشہد، کوئی ایک رکن بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق نہیں ہوتا اور پھر ہم سمجھتے ہیں کہ ہم یہ نیکی کا عمل کر رہے ہیں تو یہ محض خوش فہمی ہے ورنہ اس کی حقیقت کوئی نہیں ہے۔ ایسے عمل کو نہ تو رسول اللہ ﷺ نے نیکی کہا ہے اور نہ ہی ایسا عمل کرنے والے شخص کی آپ ﷺ نے حوصلہ افزائی فرمائی کیونکہ ایسا عمل جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے اور سنت کے خلاف ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوگا

بولتا ہے تو نے میری رضا کیلئے نہیں بلکہ لوگوں سے اپنی جرات و بہادری کی داد لینے کیلئے لڑائی کی اور قتل ہوگیا جو تو دنیا میں چاہتا تھا وہ تجھے مل گیا لوگوں نے تیری تعریفیں کیں اب میرے پاس تیرے لئے کوئی اجر نہیں اور اس کو اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیا جائیگا۔ پھر عالم دین/ قاری قرآن کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں یاد دلا کر فرمائیں گے تو نے دنیا میں کیا عمل کیا تو وہ کہے گا اللہ تعالیٰ میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پاک کی تلاوت کی لوگوں کو سناتا رہا کہ تو مجھ سے راضی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ تو جھوٹ بولتا ہے تو نے میری رضا کیلئے نہیں بلکہ لوگوں سے بہت بڑا عالم اور قاری کہلوانے کیلئے یہ سب کچھ کیا تھا لہٰذا لوگو نے تیرے علم اور قرأت کے ڈھونگرے برسائے اور تجھے دنیا میں خوب داد ملی لہٰذا اب میرے پاس تیرے لئے اس کا کوئی اجر نہیں اسے الٹا کر کے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

پھر سخی کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں یاد دلا کر وہی سوال کریں گے تو وہ کہے گا اللہ تعالیٰ تو نے مجھے مال دیا تو میں نے ہر اس جگہ پر مال خرچ کیا جہاں خرچ کرنا تجھے پسند تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو جھوٹ بولتا ہے تو نے میری محبت اور رضاء کیلئے نے نہیں بلکہ اس لئے مال خرچ کیا کہ لوگ تجھے کہیں فلاں تو بہت بڑا سخی ہے۔ تیری خواہش کے مطابق لوگوں نے تیری سخاوت کی شہرت کردی لہٰذا اب تجھے میرے پاس سے کچھ نہیں ملے گا اسے بھی الٹے منہ دوزخ میں پھینک دیا جائیگا۔

حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اول الناس يقضى يوم القيامة عليه رجل استشهد فاتى به فعرفه نعمته فعرفها قال فما عملت فيها قال قاتلت فيك حتى استشهدت قال كذبت ولكنك قاتلت لان يقال جرئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القى فى النار ورجل تعلم العلم وعلمه وقرأ القرآن فاتى به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال تعلمت العلم وعلمته وقرأت فيك القرآن قال كذبت ولكنك تعلمت العلم ليقال عالم وقرأت القرآن ليقال هو قارئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القى فى النار ورجل وسع الله عليه واعطاه من احناف المال كله فاتى به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال ما تركت من سبيل تحب ان ينفق فيها الا انفقت فيها لك قال كذبت ولكنك فعلت ليقال هو جواد فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه ثم القى فى النار
(مسلم: ۲/۱۴۰، کتاب الجہاد)

عزیزان گرامی قدر! غور کیجئے یہ تینوں عمل ہی کس قدر عظیم الشان ہیں صدقہ خیرات کرنا جس کے متعلق گذشتہ سطور میں گزرا ہے کہ اگر چہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں۔ شہید کا مقام یہ ہے کہ اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور قرآن پاک پڑھنا کہ جس کے ایک حرف کے بدلے میں اللہ تعالیٰ دس نیکیاں عطا فرماتے ہیں اور اس کا پڑھنا پڑھانا رسول اللہ ﷺ نے بہترین عمل قرار دیا ہے: خيركم من تعلم القرآن وعلمه۔ لیکن اگر یہ تینوں عمل کرنے والوں کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی بجائے ریاکاری اور حصول شہرت کی ہوگئی تو فقط نیت کی خرابی کی وجہ سے نہ صرف کہ ان کو ان نیکیوں کا اجر وثواب نہیں ملے گا بلکہ وہ جہنم میں پھینک دیئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے آمین۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے عقائد درست کریں عمل کرتے وقت رسول اللہ ﷺ کی سنت اور طریقے کو مدنظر رکھیں اور ہماری نیت فقط اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ہو۔ تاکہ ہم اپنے اعمال کا بدلہ اللہ تعالیٰ سے پاسکیں اور ہمارے اعمال ضائع نہ ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کی دنیا و آخرت بہتر فرمائے آمین۔

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة
وقنا عذاب النار

☆☆☆☆☆☆☆☆